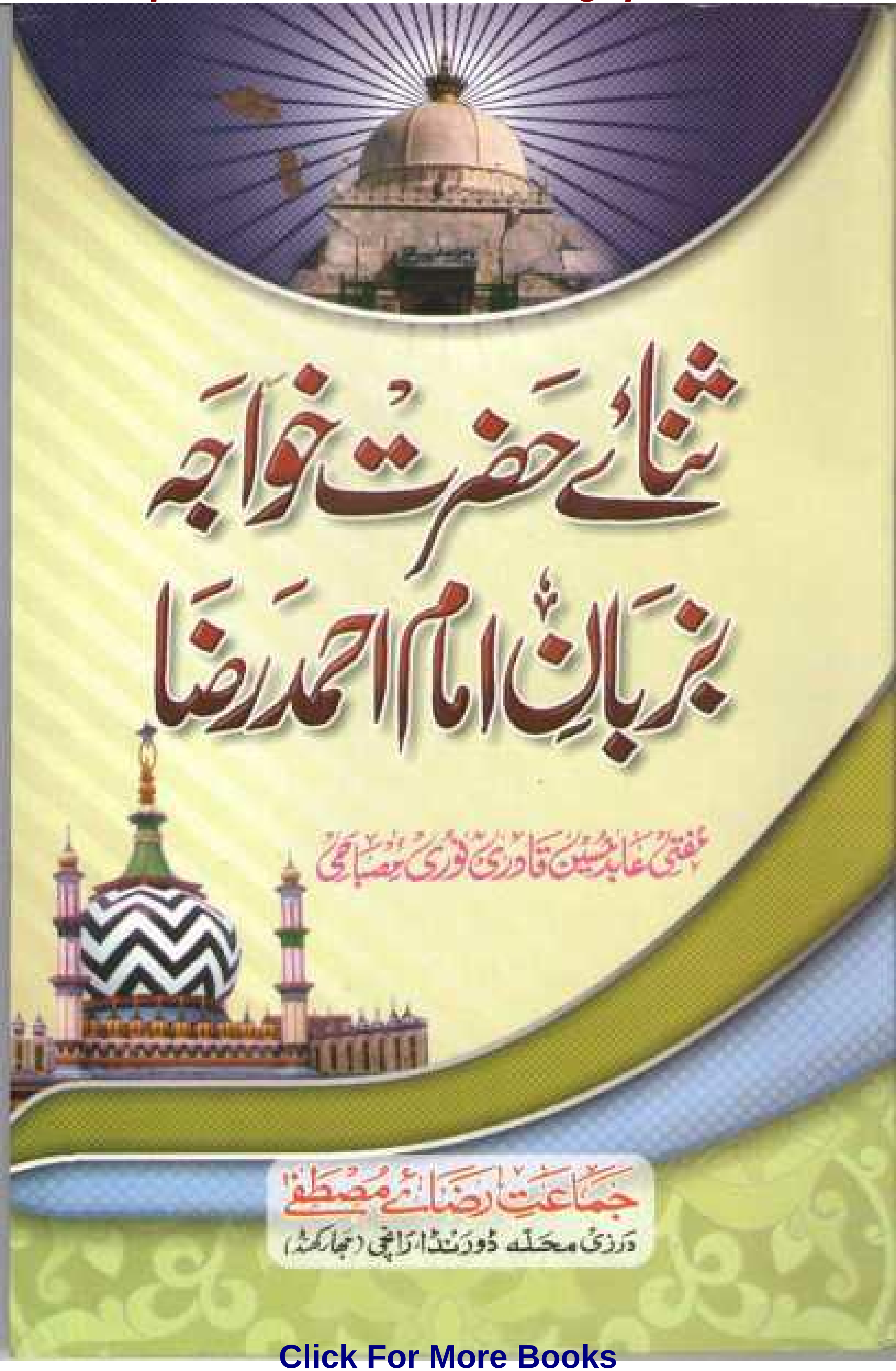


ثنائے حضرت خواجہ
بزبانِ امام احمد رضا
مفتی عابد حسین قادری نوری مصباحی
جماعت رضائے مصطفیٰ
درزی محلہ ڈورنڈا رانچی (جھارکھنڈ)

۷۸۶/۹۲

عطائے رسول، سلطان الہند، خواجۂ خواجگان، غریب نواز سیدنا حضرت معین الدین حسن سنجری اجمیری قدس سرہٗ العزیز کے فضائل و کمالات، کشف و کرامات اور فیوض و برکات سے روشناس ہونے کیلئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوئے کلمات اور ان کی دربار خواجہ میں حاضری کو اس تحقیقی مقالے میں ملاحظہ کیجئے۔ مسمّٰی بہ

# ثنائے حضرت خواجہ بزبانِ امام احمد رضا

مُرتّب

محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

مدرس فیض العلوم دھتکیڈیہہ جمشید پور

باہتمام

جماعت رضائے مصطفےٰ درزی محلہ، ڈورنڈا، رانچی

# جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب:۔ ثناء حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا

مرتب:۔ محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

نظر ثانی:۔ مولانا نصیر احمد قادری صاحب (استاذ مدرسہ فیض العلوم جمشید پور)

پروف ریڈنگ:۔ محمد عرفان رضوی، درجہ ثامنہ، مدرسہ فیض العلوم جمشید پور

کمپوزنگ:۔ محمد شمشیر عالم مصباحی، گولموری، جمشید پور، Mob,9973509670

ناشر:۔ المجمع القادری، مدرسہ فیض العلوم دھتکیڈیہہ جمشید پور 9835553380

باہتمام:۔ جماعت رضائے مصطفیٰ ڈورنڈا، رانچی، جھارکھنڈ

طباعت:۔ ۱۴۳۴ھ/ ۲۰۱۳ء

صفحات:۔ ۱۱۲

ہدیہ:۔ ۵۰/روپئے

## ملنے کے پتے....

(۱) جماعت رضائے مصطفیٰ، درزی محلہ، ڈورنڈا، رانچی (جھارکھنڈ)

(۲) المجمع القادری، مدرسہ فیض العلوم دھتکیڈیہہ جمشید پور۔

(۳) مکتبہ جام نور، ۴۲۲، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی



# انتساب

راقم السطور اپنی اس کاوش کو ان تمام اولیائے کرام، علمائے عظام اور عامۃ المسلمین کی طرف منسوب کرتا ہے جو غوث اعظم محی الدین سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی، خواجۂ خواجگان سرکار غریب نواز سیدنا معین الدین حسن سنجری، مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی اور سرکار مفتی اعظم سیدی مصطفیٰ رضا خاں بریلوی قدست اسرارہم سے محبت کرنے والے، ان سے نسبت خاص رکھنے والے اور ان کے خوب قدرداں ہیں۔

محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

مدرسہ فیض العلوم دھتکیڈیہہ، جمشید پور

۱۷/ ربیع الجیلانی ۱۴۳۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ہدیۂ تشکر

اللہ عزوجل اور نبی کریم ﷺ کا شکر ادا کرنے کے بعد ہم اپنے تمام احباب کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں، جن کا اس رسالہ کی نظرِ ثانی، پروف ریڈنگ اور اس کی اشاعت میں تعاون رہا ہے، خصوصاً درج ذیل حضرات کا۔

(۱) محبِ گرامی جناب حافظ **جاوید حسین** مصباحی، درزی محلّہ، ڈورنڈا، رانچی (جھارکھنڈ) مع جمیع اراکین جماعتِ رضائے مصطفیٰ رانچی۔

(۲) محبِ گرامی حضرت مفتی **محمد مجیب الرحمٰن** رضوی مصباحی، نئی بستی، راجہ تالاب، رائے پور (چھتیس گڑھ)

(۳) جناب الحاج کریم اللہ خاں عرف **حاجی نواب خاں**، آر، ڈی، اے پلاٹ، پنچے نگر رائے پور (چھتیس گڑھ)

اللہ تبارک و تعالیٰ فقیر قادری اور ان سب حضرات کی نیکیاں اپنے حبیب ﷺ کے طفیل قبول فرمائے اور جناب الحاج کریم اللہ خاں کے والد گرامی مرحوم **محمد مصطفیٰ خاں** اور والدہ مرحومہ **خیر النساء** کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔



## تبصرۂ عالیہ

ازقلم:۔ تاجدار صحافت علامہ مولانا سید محمد حسینی، مدیر ماہنامہ سنی آواز، ناگپور (مہاراشٹر)

حضرت مولانا سید محمد حسینی جماعت اہل سنت کے عظیم عالم دین، مایہ ناز محقق اور کہنہ مشق قلمکار ہیں اور حق یہ ہے کہ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے بے باک ترجمان ہیں، چند روز قبل ان کے پاس محبِ گرامی حضرت مفتی مجیب الرحمٰن رضوی مصباحی صاحب، رائے پور (چھتیس گڑھ) نے راقم الحروف کی کاوش ''ثنائے حضرت خواجہ بزبانِ امام احمد رضا'' کا تذکرہ فرمایا اور حوصلہ افزائی کے طور پر اس کی بابت کچھ لکھ دینے کو عرض کیا، پھر حضرت سید صاحب سے موبائل پر گفتگو بھی کروائی، حضرت نے صمیم قلب کے ساتھ اس پر تبصرہ لکھنے کی آمادگی ظاہر فرمائی، حسن اتفاق کہ اس کے بعد جمشید پور کے قریب ایک گاؤں سیمیدری، چکردھر پور، ضلع سنگھ بھوم، بحیثیت خطیب ایک جلسہ میں شرکت کیلئے تشریف لائے، اس کی اطلاع حضرت مفتی موصوف نے دی اور ملاقات کا حکم دیا۔ راقم السطور اپنی عدیم الفرصتی کے سبب وہاں نہ جا سکا مگر طالب علم حافظ عرفان رضا اور مولانا مسعود انور رضوی فیضی، امام دنداشاہی

چکردھر پور کے توسط سے رسالہ مذکورہ کا مسودہ ارسال کردیا، الحمد للہ حضرت سید صاحب نے اس کا مطالعہ فرمایا، انہیں یہ کتاب بہت پسند آئی جیسا کہ خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اور مبارکباد دیتے ہوئے موبائل فون کے ذریعہ راقم کو اس کی اطلاع دی، پھر انہوں نے بمبئی وغیرہ کے تبلیغی دورہ پر رہتے ہوئے بھی ایک مختصر جامع تبصرہ قلمبند کر کے میرے نام ارسال فرمایا۔

زیادہ اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ راقم السطور نے سالنامہ معارف رضا پاکستان اور حضور برہان ملت جبلپوری علیہ رحمۃ الباری کی کتاب مستطاب ''اکرام امام احمد رضا'' کے حوالے سے حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ سے امام احمد رضا کے عشق ومحبت اور ان کے دربار عالی میں حاضری کے ثبوت پہ کچھ عبارتیں اس کتاب میں نقل کی ہیں، حضرت مولانا سید محمد حسینی قبلہ کی یہ کرم فرمائی کہ ''اکرام امام احمد رضا'' کی عبارت پر نمبر لکھ کر اس کے ذیل میں مذکورہ موضوع سے متعلق حاشیہ تحریر فرمایا، راقم الحروف اسے یہاں درج کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے، یقیناً ایک آلِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی اس تائیدی عبارت سے اس کتاب میں چار چاند لگ گیا ہے ''اکرام امام احمد رضا'' اور حضرت سید صاحب موصوف کی وہ عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

''اعلیٰ حضرت نے بمبئی سے بریلی شریف کا قصد کیا، والد نے جبلپور



تشریف لے جانے کیلئے عرض کیا، فرمایا، ابھی تو اجمیر شریف حاضری دیتا ہوا بریلی جاؤں گا، انشاء اللہ پھر کبھی جبلپور آؤں گا''۔ ۱؎ (اکرام امام احمد رضا ص ۸۲۔ ناشر: مجلس علماء مظفر پور۔ مطبوعہ ۱۹۹۰ء)

(حاشیہ: از مولانا سید محمد حسینی صاحب) ۱؎ اعلیٰ حضرت بریلوی کے قیام اجمیر مقدس کے دوران جمعہ مبارکہ پڑا، اعلان عام ہوا کہ مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت بریلوی درگاہ معلی اجمیر مقدس میں مسجد شاہجہانی کے اندر قبل جمعہ حضرت خواجۂ ہندوستان کی شانِ ولایت پر بیان فرمائیں گے، اس جمعہ کو کئی گھنٹہ پہلے ہی نمازیوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا، یہاں تک کہ مسجد عظمیٰ پوری بھر گئی، اور آس پاس کی خالی جگہیں بھی بھر گئیں، اعلیٰ حضرت کا حسب اعلان قبل جمعہ خواجۂ پاک کی عظمت پر وعظ شروع ہوا، وعظ اتنا بصیرت افروز اور پر مغز تھا کہ حاضرین جھوم جھوم اٹھے۔ انہیں میں شہنشاہ دکن میر عثمان علی صاحب نظامِ سابع حیدر آباد بھی موجود تھے، وہ اعلیٰ حضرت کا بیان دل آفریں سن کر مچل اٹھے، کافی تاخیر سے جمعہ ہوا، اعلان ہوا کہ باقی بیان بعد نماز عشاء اسی مسجد شاہجہانی میں ہوگا، لوگ خوشی سے جھوم اٹھے، چنانچہ بعد نماز عشاء اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے بیان شروع فرمایا، رات کا کافی حصہ گزر گیا، مجمع کے اندر نظامِ حیدر آباد بھی بیٹھے سنتے رہے، چونکہ نظام حیدر آباد حضرت سیدنا خواجۂ پاک کے بہت زیادہ معتقد تھے، عرس مقدس میں شریک ہوتے تھے، اس کے علاوہ سال

میں کئی بار اجمیر شریف حاضر ہوتے تھے، انہوں نے اپنی عقیدت کی یادگار درگاہ معلیٰ میں ''نظام گیٹ'' کی صورت میں تعمیر کر کے ظاہر کیا جو آج بھی موجود ہے، نظام حیدر آباد اپنے مرکز عقیدت حضرت خواجۂ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے دلائل و براہین سے مزین پر مغز بیان سن کر جھوم اٹھے اور اعلیٰ حضرت کے معتقد ہو گئے ۔ وعظ کے بعد نظام حیدر آباد اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، تمام حاضر باش لوگوں میں بلا امتیاز وہ خود بھی بیٹھ گئے، درمیان میں موقع پا کر نظام حیدر آباد نے اعلیٰ حضرت سے التجا کیا کہ حضور! میں آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا کہیے، تو نظام حیدر آباد نے عرض کیا کہ حضور! میری مملکتِ دکن کو اپنے وجود با فیض سے رونق بخشیے، میں آپ کی خدمت میں مملکت کے صدر الصدور کا عہدۂ جلیلہ پیش کرنا چاہتا ہوں، اعلیٰ حضرت قدس سرہ بالکل مظہر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ کے اتباع میں فرمایا کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، نظام سکتے میں رہ گئے، پھر تھوڑی دیر کے بعد یہی عرض کیا، اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے پھر یہی جواب دیا، اسی طرح تین مرتبہ کہا، اعلیٰ حضرت نے یہی جواب دیا، شاہوں کا مزاج پل پل میں بدلتا رہتا ہے، کبھی وہ سلام پر رنجیدہ ہوتے ہیں، اور کبھی گالی پر انعام دیتے ہیں، اسی شاہانہ مزاج سے متاثر ہو کر نظام حیدر آباد بھی متاثر ہو گئے، آخر کار وہ اعلیٰ حضرت کے دشمن ہو گئے، میں نے تین مرتبہ ان سے عرض کیا، لیکن انہوں نے میری عرض قبول نہیں کی، یہی



دشمنی لیکر جب وہ واپس حیدر آباد پہنچے تو انہوں نے اعلیٰ حضرت پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔ اس کی بھی بڑی دردناک داستان ہے، پھر نظام نے بدایوں کا رخ کیا وہاں سے مولانا عبد القدیر بدایونی کو بلوایا، انہیں صدر الصدور حیدر آباد کا عہدہ تفویض کیا، اس کے بعد کے حالات جو اعلیٰ حضرت پر گزرے ہیں، اس کی تفصیل کا ایک مستقل باب ہے، یہاں اس کے ذکر کی گنجائش نہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے اپنے قیام اجمیر مقدس کے درمیان جن حضرات کو خلافت سے سرفراز فرمایا یا مرید کیا، ان کو سلسلۂ چشتیہ میں کیا، ان کی اولاد کے افراد آج بھی موجود ہیں۔

**کچھ کتاب اور مؤلفِ کتاب کے بارے میں:** میں گزشتہ ماہ چکر دھر پور ضلع سنگھ بھوم (جھارکھنڈ) پروگرام میں گیا ہوا تھا، حضرت علامہ مولانا مفتی عابد حسین صاحب قادری نوری مدظلہ العالی سے فون پر گفتگو ہوئی، آپ نے بتایا کہ وہ ''ثناءِ حضرت خواجہ بزبان حضرت امام احمد رضا'' نامی تازہ تالیف میں مصروف ہیں سن کر بڑی مسرت ہوئی، اور اسی رات جلسے میں آپ نے ایک صاحب کے ہاتھ سے اس کا ایک نسخہ بھی میرے پاس بھیجا، میں نے شروع سے آخر تک پڑھا، کتاب کی حسنِ ترتیب اور مضامین بے حد پسند آئے، موصوف نے سلطان الہند حضرت سیدی خواجۂ ہندوستان غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان زیبا میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے جو خراج عقیدت پیش کیا

ہے،اس کو ترتیب دینے کا تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے، نیز معترضین کے اعتراضات کا بہت نفیس اور شاندار پیمانے پر جواب دیا ہے،آپ نے پوری جماعت اہلسنت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے،ویسے بھی حضرت علامہ مفتی عابد حسین صاحب کا نام جماعتِ اہلسنت میں بڑا باوقار نام ہے ،آپ مستقل طور پر تدریس وتصنیف وتالیف میں مصروف رہتے ہیں،ملک میں آپ کی پہچان اسی سے ہے،خداوند قدوس آپ کی تمام دینی و مذہبی خدمات کو قبول فرمائے اور بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ فقط

سید محمد حسینی اشرفی مصباحی،

چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز، ناگپور

ماہ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۴ھ



# تأثر گرامی

از قلم: حضرت مولانا مفتی مجیب الرحمٰن رضوی مصباحی، رائے پور (چھتیس گڑھ)

سرزمین ہند میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے لاکھوں مشائخ ،علماء اور صوفیاء نے نمایاں خدمات اور کارنامے انجام دیئے ہیں،ان کے وجودِ مسعود کی برکتوں نے لوگوں کو متأثر کیا اور ظلمت کدۂ شرک کو حق وصداقت ،توحید ورسالت کے نور سے منور کیا،ان ستودہ صفات روحانی ہستیوں میں سب سے زیادہ روشن نام شیخ المشائخ خواجۂ خواجگان ،سلطان الہند ،عطائے رسول ،امام ارباب طریقت، پیشوائے اصحاب حقیقت ،معینِ حق وملت حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے،آپ کا نقش دوام اسلامیانِ ہند کے دلوں پر آج تک ثبت ہے اور آپ کا تذکرہ تاریخ ہند کی مقدس امانت بن چکا ہندوستان کے عظیم کشور کشا تاجداروں کی حکمرانی اور رعب و دبدبہ کا دور ختم ہو چکا ہے مگر ہند کے راجہ حضرتِ خواجہ کی روحانی عظمت وسطوت کی حکمرانی آج بھی قائم ہے۔

تقریباً آٹھ سو سال کا عرصہ گزر گیا ،بے شمار انقلابات رونما ہوئے ، ہزاروں تاجدار آتے جاتے رہے مگر اجمیر مقدس کی سرزمین پر آسودۂ خواب تاجدار کی شوکت واقتدار اور محبوبیت ومقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اصحاب

افتدار، فاقہ مست درویش سب کی جبین نیاز خواجہ کے آستانے پر جھکتی رہی اور بلا
تفریق مذہب وملت ہر ایک کے دل میں حضرت خواجہ کی عقیدت ومحبت کا
چراغ جلتا رہا، حالات کی تیز وتند آندھیوں میں یہ چراغ گل کیا ہوتا، اس کی لو بھی
مدھم نہ پڑی، حضرت خواجہ کی درگاہ کل بھی منبع فیوض وبرکات تھی اور آج بھی قبلۂ
حاجات ہے، وہاں پہونچ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کرم گستر، رعایا پرور سلطان کا
فیض رساں دربار سجا ہوا ہے، جہاں خلقت کا ایک ہجوم ہر وقت اپنی مرادیں لے
کر حاضر رہتا ہے، یہی وہ حقیقت ہے کہ یہاں آکر شاہ وگدا اور امیر وفقیر ایک ہو
جاتے ہیں، اپنے اور بیگانے کی تفریق مٹ جاتی ہے، ہر ایک زبان ثنائے
حضرت خواجہ سے تر ہو جاتی ہے، سلاطین وقت ہوں یا صوفیائے طریقت، اولیاء
امت ہوں یا علمائے ملت سب نے اپنے اپنے انداز میں اپنی اپنی بساط کے
مطابق حق ثنا خوانی ادا کرنے کیلئے زبان وقلم کو جنبش دیا اور اوصاف وکمالات
حضرت خواجہ بیان کئے، اس مقام پر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ثنائے حضرت خواجہ
سے زبان امام احمد رضا خاموش ہو، جن کی زندگی کی ہر ہر ادا سے مدحت انبیاء
کرام واولیاء عظام عیاں ہے، جن کی زبان وبیان کو یہ شرف وسند حاصل ہے کہ

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

آج کل کچھ کوتاہ نظر، تعصب وتعنت اور بغض وحسد کے شکار، بظاہر
حضرت خواجہ کے وفادار، درحقیقت مسلک خواجہ ورضا کے غدار اور خدا کے قہر و



غضب کے حقدار، یہ شور مچاتے پھر رہے ہیں کہ مجدد اعظم، امام اہلسنت،
اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے حضرت خواجہ غریب نواز
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی عظمت ورفعت کے خطبے نہیں پڑھے، آپ کی تعریف و
توصیف میں رطب اللسان نہیں ہوئے، یہ الزام کہاں تک سچ ہے؟ زیر نظر کتاب
مسمّٰی بہ ''ثنائے حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا'' کا ورق الٹیے! اور حق و
انصاف کی نظر سے کتاب کو پڑھیے، شکوک وشبہات کا ازالہ کیجئے، اپنے سینے کو
معلومات کا خزانہ بنایئے اور معاندین ومخالفین حضرت خواجہ ورضا کو دندان شکن
جواب دینے کیلئے تیار ہو جایئے، نیز فاضل مرتب عمدۃ العلماء، زبدۃ الاصفیاء،
نقیب الاولیاء، خلیفۂ حضرت محدث کبیر وحضور تاج الشریعہ وحضور امین شریعت
حضرت علامہ مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی مدظلہ العالی کو داد وتحسین اور
مخصوص دعاؤں سے نوازیئے، جنہوں نے عاشقان خواجہ ورضا کی طرف سے
اسے ترتیب دیکر آنکھوں کو نور، دلوں کو سرور بخشا اور احقاق حق اور ابطال باطل کا
فریضہ انجام دیا ہے، موصوف تقریباً ۲۷ رسال سے جامعہ فیض العلوم جمشید پور
کے ممتاز مدرس، قابل قدر شیخ الحدیث، نقاد مفتی، اور فیاض قاضی ریاست
جھارکھنڈ، شاندار خطیب وادیب اور کامیاب مصنف ہیں، آنجناب کو اللہ تعالیٰ
نے عجیب وغریب صلاحیتوں کا مالک بنایا ہے، جب آپ کے درس وتدریس کی
مصروفیت ومشغولیت دیکھی جاتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کے سوا آپ کا
کوئی دوسرا مشغلہ ہی نہیں ہے، سند افتاء وقضا پر فائز ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ

صرف یہی آپ کا کام ہے، جلسہ گاہ میں کرسی خطابت پر جلوہ بار ہوتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ یہ آپ کی صنعت وحرفت ہے، اور جب تصنیف وتالیف کیلئے قلم اٹھاتے ہیں تو یہ یقین ہوتا ہے کہ بحر تحقیق وتدقیق کے غواص ہیں، جو تہہ بہ تہہ حق وصداقت کے موتیاں جمع کرنے میں سارا وقت صرف کررہے ہیں جب کہ اس کے علاوہ تنظیمی وتحریکی کام، طالبان علوم نبویہ کی تربیت واصلاح، ادارے کی اقتصادی بہتری کیلئے رابطۂ عامہ کا کام، مزید براں عبادات، اوراد و وظائف اور معمولات بھی ان کے وقتوں پر ادا ہورہے ہیں، بس آپ کی ذات کو ایک جملہ میں سمجھ لیا جائے کہ ایک ذات بہت ساری صلاحیتوں کی انجمن ہے، اور "ایں سعادت بہ زور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ" کے آپ مصداق اعلیٰ ہیں، اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کتاب کو بھی دیگر تصنیفات کی طرح شرف قبولیت سے مشرف فرمائے اور آپ کے علم وعمل اور تصنیفی خدمات میں خوب سے خوب تر برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

**فقیر محمد مجیب الرحمٰن قادری، مصباحی**

بانی وصدر مدرسہ فیضان غوث الوریٰ اڑیسہ، ومدرسہ اہلسنت فیضان اسلام گڈا، جھارکھنڈ

خادم الامامۃ مسجد غریب نواز، تیجے نگر، رائے پور، چھتیس گڑھ،

۲۱؍جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ بمطابق

۳؍اپریل ۲۰۱۳ء بروز بدھ



# تبصرہ

ازقلم: جناب حافظ محمد جاوید حسین مصباحی صاحب

خطیب وامام مسجد چشتیہ، درزی محلہ، ڈورنڈا، رانچی (جھارکھنڈ)

اچھے کو برا، صحیح کو غلط اور سچ کو جھوٹ ثابت کرنے کیلئے کچھ لوگ ہمہ تن مصروف عمل رہتے ہیں، لیکن ہزار کوششوں کے باوجود صداقت کا پرچم ہمیشہ بلند ہی رہتا ہے، امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور خانوادۂ بریلی شریف کی علمی، دینی اور ملی خدمات سے ہندو پاک اور عالم اسلام کا کون خوش عقیدہ شخص ہے جو واقف نہیں، بیگانے بھی اعتراف حقیقت پر مجبور ہیں، لیکن اس کے باوجود بعض ابنائے وقت اپنی شہرت کے کھوٹے سکے کو رائج الوقت کا مقام دینے کیلئے عوام الناس کو یہ باور کرانے کی کوشش کررہے ہیں کہ اہل بریلی نے کوئی ایسا کارنامہ انجام نہیں دیا ہے کہ انہیں امتیازی شان کا مستحق سمجھا جائے، آج بعض نام نہاد مقررین اور بازاری مصنفین کی زبان وقلم سے منتقل ہوکر عوام الناس میں بھی اب یہ چرچا ہونے لگا ہے کہ جلسوں اور کانفرنسوں میں مسلکِ اعلیٰحضرت کا نعرہ لگانا ضروری نہیں بلکہ مسلک غریب نواز کا نعرہ لگنا چاہیئے، سوال یہ ہے کہ کون کہتا ہے کہ مسلکِ غریب نواز کا نعرہ نہیں لگنا چاہیئے، ضرور یہ نعرہ بھی شامل ہونا چاہیئے مگر ان کا مقصد مسلک غریب نواز کے نعرے کو فروغ دینا نہیں ہے بلکہ اعلیٰ حضرت سے بغض وحسد کی آگ میں جل بھن کر پس پردہ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے نعرے کو بند کرنا ہے۔

یہ حضرات کم پڑھے لکھے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے کبھی کبھی یہ سوال بھی اٹھاتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کوئی تعریفی کلمہ نہیں لکھا ہے۔ جبکہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوب ثناخوانی کی ہے گویا حضور غریب نواز سے وہ بغض رکھتے تھے (العیاذ باللہ) کوئی یوں کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے دربار خواجہ میں حاضری بھی نہ دی۔۔۔ اس قسم کی چلائی ہوئی مسموم ہوائیں ملک بھر میں جماعت اہلسنت کو دیمک کی طرح چاٹ کر کھوکھلا کر رہی ہیں اور اغیار کی قوت مضبوط ہوتی چلی جارہی ہے، انہیں وجوہات کے سبب ناچیز نے محسوس کیا کہ کاش کوئی ایسا رسالہ منصۂ شہود میں آتا جو حضور غریب نواز علیہ الرحمہ سے امام احمد رضا کے عشق و عقیدت کو ظاہر کرنے والا ہو۔

بحمدہٖ تعالیٰ میری گزارش کو ادارۂ شرعیہ جھارکھنڈ کے صدر قاضی، خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی عابد حسین صاحب قادری، رضوی، نوری، مصباحی، مدرسہ فیض العلوم جمشید پور نے شرف قبولیت سے نوازا اور زیر نظر مضمون زینت قرطاس فرما کر لوگوں کی معلومات میں اضافہ کیا، بلاشبہ یہ حضور غریب نواز علیہ الرحمہ کا روحانی فیض ہے۔

مفتی صاحب موصوف نے اس کتاب میں موضوع سے متعلق دلائل و شواہد کا انبار لگا دیا ہے اور نہایت سنجیدگی اور سلیقے کے ساتھ یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا جہاں سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین اور سیدنا



غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عاشق وشیدائی اور مدح خواں تھے وہیں عطائے رسول، گلشن زہرا کے مہکتے پھول حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر آل رسول ﷺ بلکہ تمام اولیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عاشق صادق اور زمزمہ خواں ہیں اور انہوں نے صرف ان کی تعریف وتوصیف ہی نہ کی بلکہ موقع نکال کر ان کی بارگاہوں میں حاضری بھی دی ہے، ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے، اوراق الٹیے اور حقائق کے انوار ساطعہ سے اپنے سینے کو منور کیجئے، خوش قسمتی سے اس کتاب کی طباعت کا سہرا جماعت رضائے مصطفیٰ جھارکھنڈ، ڈورنڈا، رانچی کے احباب و اراکین اور رائے پور کے مخیر قوم جناب الحاج کریم اللہ خاں عرف حاجی نواب خاں صاحب کے سر جاتا ہے۔

جماعت رضائے مصطفیٰ ڈورنڈا، رانچی کے احباب و کارکنان تحسین و مبارک باد کے کے مستحق ہیں کہ اس دور پرفتن میں مراسم اہلسنت کو عام کرنا، ربیع النور شریف، محرم الحرام شریف اور اعراس اولیائے کرام کے مواقع پر جلسہ و کانفرنس کرا کر علمائے کرام کے بیانات کا اہتمام کرنا اور دیگر احسن تدابیر کے ذریعہ نوجوانوں میں دینی ومسلکی بیداری پیدا کرنا، ان کا طرۂ امتیاز ہے، مولیٰ تعالیٰ بطفیل مصطفیٰ ﷺ وغوث وخواجہ اور رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان تمام کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر ان کیلئے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین

**محمد جاوید حسین مصباحی**

خطیب وامام مسجد چشتیہ، درزی محلہ، ڈورنڈا، رانچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# آغازِ سخن

جمہور مسلمین کے راستے اور طریقے کو چھوڑ کر الگ راستہ اختیار کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہر دور میں معدودے چند افراد ایسے ضرور رہے ہیں جو جمہور مسلمین سے ہٹ کر اپنا الگ نظریہ قائم کرتے رہے اور اولیاء اللہ اور علمائے دین سے بغض وحسد اور عداوت رکھتے رہے ہیں، اس دور پرفتن میں بھی انگلی پر گنے جانے والے چند اشخاص ملتے ہیں، جو اللہ کے ولیوں اور رسول ﷺ کے وارثین علماء ملت اسلامیہ سے دشمنی اور بغض وحسد رکھتے ہیں، کوئی رہبر امت محمدیہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے تو کوئی پیران پیر سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کینہ رکھتا ہے، کوئی خواجۂ خواجگان حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، تو کوئی بارہویں صدی ہجری کے مجدد سلطان اورنگ زیب علیہ الرحمہ سے، کوئی مجاہد جنگ آزادی استاذ مطلق علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ سے عداوت رکھتا ہے، تو کوئی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ سے، مگر تاریخ گواہ ہے کہ ان اولیائے کرام اور علمائے عظام سے نفرت کرنے والے خود ہی خائب وخاسر ہو گئے۔

یہ حقیقت ہے کہ چاند پر تھوکنے والا خود اپنے چہرے کو تھوک سے آلودہ



کر لیتا ہے، امام احمد رضا جو مقرب ولی اللہ اور وارث رسول اللہ تھے، جو وقت کے مفسر اعظم، محدث اعظم اور فقیہ اعظم تھے، جنھوں نے علم وعمل، زہد وورع سے مزین ہو کر دین وملت کی خوب خدمت کی حتی کہ خون کا آخری قطرہ نچوڑ کر رکھ دیا، اسی لئے اکابر علماء ومشائخ بلکہ تمام اہلسنت نے انھیں مجدد اعظم کے لقب سے یاد کیا، ان اکابرین نے ان کو "آیۃ من آیات اللہ" اور "معجزۃ من معجزات رسول اللہ" جانا، یہ ایسے ولی اللہ اور وارث انبیاء ہیں جن سے سینکڑوں کرامتیں ظاہر ہوئیں، جن کی یہ ساری خدمات جلیلہ چار جلدوں پر مشتمل "حیات اعلیٰ حضرت" مصنفہ ملک العلماء مفتی ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ اور دیگر کتب سوانح میں مرقوم ہیں، مگر ایسی باکمال، جامع الصفات اور صاحب الکرامات عبقری شخصیت کے معدودے چند حاسدین ہیں تو یہ بھی کوئی نئی بات نہیں، مگر انہیں صلائے عام ہے۔

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہو گئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

منارِ قصرِ رضا تو بلند کافی ہے
تم اس کے پہلے ہی زینے پہ چڑھ کے دکھلا دو

فتاویٰ رضویہ تو ایک کرامت ہے
ذرا حدائق بخشش ہی پڑھ کے دکھلا دو

بہر صورت امام اعظم ابوحنیفہ، مجدد وقت سلطان اورنگ زیب اور مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ان کے علم وفضل نے محسود کردیا، لہٰذا ان کے حاسدین ہر دور میں تھے اور آج بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہیں۔

اک طرف اعدائے دیں، ایک طرف حاسدین
بندہ ہے تنہا شہا، تم پہ کروڑوں درود

ان حاسدین کا جواب خود ان کا انجام حسد ہے، کیونکہ حسد کی آگ میں جلنا اور اپنی عاقبت برباد کرنا ان کا مقدر ہے، البتہ میں نے یہ چند سطور متلاشیان حق کیلئے قلمبند کردی ہیں۔ تاکہ وہ حقائق سے آشنا رہیں۔

اس کاوش کو رفیق محترم، مفتی مجیب الرحمٰن رضوی مصباحی، نئی بستی، راجہ تالاب، رائے پور (چھتیس گڑھ) اور محب گرامی جناب حافظ جاوید حسین رضوی امام مسجد درزی محلہ، ڈورنڈا، رانچی (جھارکھنڈ) کے اصرار سے منظر عام پر لاکر آخری فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں اور درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت پر قلم روکتے ہیں۔ قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا۔ (ترجمہ: تم فرماؤ! سب اپنے طریقہ پر کام کرتے ہیں تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ کون زیادہ راہ پر ہے)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ تعالیٰ و صلواتہ علیٰ رسولہ الاعلیٰ محمدن المصطفیٰ و علیٰ الہ المجتبیٰ و اصحابہ نجوم الھدیٰ و علماء امتہ اولی النھیٰ و اولیاء ملتہ بدور الدجیٰ

# ثنائے حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا

۶ر رجب المرجب، حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ والرضوان کے عرس مبارک کی تاریخ ہے، آج ۶ر رجب المرجب ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۸ر مئی ۲۰۱۲ء ہے، حضرت قدس سرہ کا آٹھ سو سالہ (۸۰۰) عرس ہے، آپ کا وصال ۶۳۳ھ میں ہوا، آج ہر طرف ان کے عرس شریف کی دھوم ہے، میکشوں کا ہجوم ہے، پوری دنیائے اہلسنت میں چہل پہل ہے، روحانیت کی لہر ہے، اجمیر مقدس میں تل رکھنے کی بھی جگہ نہیں ہے، عاشقان خواجہ لاکھوں کی تعداد میں اپنے جسموں کے ساتھ اور کروڑوں کی تعداد میں قرآن خوانی، فاتحہ خوانی، جلسہ اور تقسیم لنگر کے ذریعے اپنی روحوں کے ساتھ بارگاہ خواجہ میں پہنچ رہے ہیں، آج ڈورنڈا، رانچی میں اور دھتکیڈیہہ، جمشید پور میں احباب باوفا، اراکین جماعت رضائے مصطفیٰ رانچی وجمشید پور (جھارکھنڈ) نے بھی آٹھ سو سالہ عرس خواجہ کے فیوض وبرکات لوٹنے کی غرض سے قرآن خوانی، فاتحہ خوانی، نعت خوانی، ان کی

ثنا خوانی اور تقسیم شیرینی کا پروگرام رکھا ہے، ان سطور کے لکھے جانے کے وقت یہ فقیر ناتواں ایک جلسہ (جلسۂ خواجہ غریب نواز) میں بحیثیت خطیب شرکت کی غرض سے ٹرین میں بیٹھا سفر کر رہا ہے اور دل کے نہاں خانے سے اچانک اٹھنے والا یہ خیال پردۂ فکر سے بار بار ٹکرا ٹکرا کر کہہ رہا ہے کہ اس سفر کو یادگار اور خوشگوار بنانے کیلئے عاشق مصطفےٰ وفدائے آل مصطفےٰ امام احمد رضا کے توسط سے شہزادہ رسول، عطائے رسول، گلشن زہرا کے مہکتے پھول، امام حسین کی آنکھوں کے نور حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا جائے اور عقیدت کی سوغات پیش کی جائے، لہٰذا درج ذیل سطور حاضر خدمت ہیں:

ع:۔ گر قبول افتد زہے عز وشرف۔

اعدائے دین اور حاسدین کی طرف سے سراہے جانے کی بالکل امید نہیں ہے اور نہ ہی ان کے طعن وتشنیع کی فکر ہے۔ ''نہ مرا نوش ز تحسین نہ مرا نیش زطعن'' پیش نظر ہے،، البتہ بارگاہ مولیٰ سے شرف قبول کی امید قوی تر ہے۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ امام احمد رضا ایک سچے عاشق رسول کا نام ہے، ان کی زندگی کا نصب العین ہی محبت خدا اور عشق مصطفےٰ تھا، جس کا اعتراف اپنوں نے بھی کیا اور غیروں نے بھی کیا ہے، آپ کے سینکڑوں رسالے، ضخیم کتابیں، تقریباً آٹھ ہزار صفحات پر مشتمل ''فتاوی رضویہ'' کی بارہ جلدیں اور دو حصوں پر مشتمل مجموعۂ نعت ومنقبت ''حدائق بخشش'' اسی عشق و محبت کی جیتی



جاگتی تصویریں ہیں۔

وہ نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سراپا قدس سے بلکہ ان کی آل اطہار اور جن جن چیزوں کو ان سے ذرہ برابر نسبت حاصل ہو گئی ان سے بھی بے پناہ عشق ومحبت رکھتے اور ان کی تعظیم وتوقیر بجا لاتے تھے، آپ کی زندگی کا یہ حصہ بڑا تابناک ہے کہ جب کبھی آپ کبیدہ خاطر ہو جاتے تو کھانا چھوڑ دیتے، اس وقت کسی کی مجال نہ تھی کہ آپ کو منالے، اہل خانہ آپ کی نبض خوب پہچانتے تھے کہ امام احمد رضا سب کی بات ٹھکرا سکتے ہیں مگر آل رسول کی بات نہیں ٹال سکتے، لہٰذا وہ نو محلہ مسجد بریلی شریف کے سادات کرام کے پاس پہنچ کر فریاد کناں ہو جاتے، آل رسول تشریف لاتے، جونہی ان کا حکم ہوتا فوراً کھانے لگتے، یہ دیکھئے دار العلوم منظر اسلام جیسا دینی قلعہ کیونکر معرض وجود میں آیا، امام احمد رضا اپنی تصنیفی وتنظیمی مصروفیات کے سبب کوئی مدرسہ کھولنا نہیں چاہتے، اور حضرت حجۃ الاسلام اور ملک العلماء کی خواہش ہے کہ اہلسنت کا مرکز ضرور قائم ہو، لامحالہ ان دونوں نے ایک آل رسول، سید امیر احمد مرحوم کو وسیلہ بنایا، انہوں نے امام احمد رضا سے ایسے مؤثر الفاظ میں کہا کہ امام احمد رضا کو آل رسول کی بات ماننے بغیر کوئی چارۂ کار نہ رہا اور اہل سنت کا مرکز قائم کر دیا، تاریخ میں یہ بات نقش کالحجر ہو گئی کہ اگر چہ دار العلوم منظر اسلام کے بانی امام احمد رضا اور حجۃ الاسلام ہیں مگر حقیقت میں حضرت سید صاحب موصوف کا مرہون منت ہے، اگر وہ امام احمد رضا سے یہ نہ کہتے تو اہلسنت کو یہ دولت نہ ملتی

اور اسی لئے آپ کی تصنیفات میں منجملہ اہل بیت رسول اور دیگر آل رسول کی مدح وستائش نظم ونثر کی صورت میں خوب ملتی ہے اور کبھی موقع میسر آتا تو ان کی بارگاہوں میں حاضری بھی دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

آیئے تھوڑی دیر یکسو ہو کر دیکھا جائے کہ سرکار اعظم خواجۂ ہند حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ والرضوان امام احمد رضا خاں محدث بریلوی کی نظر میں کس شان کے ولی ہیں، وہ ان کی بارگاہ میں کس طور سے سوغات پیش کرتے ہیں، مدح وستائش کرتے ہیں، ان کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوتے اور عقیدت ومحبت کے پھول نچھاور کرتے ہیں، ہاں! ان کا دفاع بھی کرتے، اگر کوئی دشمن اعتراض کرتا ہے تو اس کا منہ توڑ جواب بھی دیتے ہیں، آیئے ان سب کا مطالعہ کیا جائے اور حضرت خواجہ علیہ الرحمہ سے محبت وعقیدت اور ان کے ادب واحترام کا سلیقہ امام احمد رضا سے معلوم کیا جائے۔

**رضا کی نظر میں حضرت خواجہ کا مقام**:۔ البتہ پہلے یہ ذہن نشیں کرلیں کہ حضور خواجۂ خواجگان علیہ الرحمۃ والرضوان کا نام نامی اسم گرامی ''حسن'' ہے، اسی لیے آپ ''حسن سنجری'' سے بھی جانے جاتے ہیں مگر آپ کے القاب و خطابات بہت ہیں، جو آپ کی خوبیوں پر دال ہیں، کیونکہ کثرت اسماء عظمت محاسن پر دلالت کرتی ہے، آپ کا ایک خطاب ''سلطان الہند'' ہے، جس کے معنی ہیں، ''ہندوستان کے بادشاہ'' ہندوستان کی بادشاہت فضل الٰہی سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سونپی تھی، دوسرا خطاب ''معین الحق



اور معین الدین'' ہے، جس کے معنی ہیں ''حق کی حمایت کرنے والا اور دین اسلام کی مدد کرنے والا'' تیسرا خطاب ''غریب نواز'' ہے، چونکہ آپ سارے غریبوں کی بالخصوص مدد کرتے ہیں، انہیں خوب نوازتے ہیں، اس لیے آپ غریب نواز ہیں اور یہ نہیں کہ آپ صرف غریبوں کو نوازتے ہیں، بلکہ امیروں کو بھی نوازتے ہیں، آپ غریب نواز بھی ہیں اور امیر نواز بھی، آپ کے در پہ امیر ہو کہ غریب، بادشاہ ہو کہ وزیر، سب غریب ہی بن کر حاضر ہوتے ہیں، بڑے بڑے کج کلاہان زمانہ آپ کے در پہ بھکاری بن کر حاضر ہوتے اور خوب پاتے ہیں، جو اپنی شان امیری لے کر آئیں، منہ کی کھائیں، دھتکارے جائیں، اور جو عجز ونیاز کے ساتھ آتے ہیں دونوں ہاتھ بھر کر جاتے ہیں، پھر یہ کہ امراء اور رؤسا کا تو سب خیال کرتے ہیں، مجبوراً یا مسروراً، کمال تو اس میں ہے کہ غریبوں کی حاجت روائی کی جائے اور یہ بلا شبہ اولیاء اللہ کی شان ہے، ورنہ اس خود غرض مادی دنیا میں غریبوں کا پرسان حال کون ہوتا ہے؟ بلاشبہ آپ آل رسول ہیں، عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی نسل پاک سے ہیں، نمونۂ اہل بیت کرام ہیں، آپ سخی و داتا ہیں، ہند کے راجہ اور ہم سب کے خواجہ ہیں، جود وسخا تو آپ کے گھر کی باندی ہے، اہل بیت کرام اور آل رسول کی شان تو یہ ہے۔

خود بھوکے رہ لیتے تھے اوروں کو کھلا دیتے تھے
کتنے اچھے تھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھرانے والے

آپ کے منجملہ خطابات میں سے خواجۂ ہند اور خواجۂ خواجگان بھی ہے، اس لیے کہ خواجہ کے معنی ''آقا اور مالک'' کے ہیں تو حضرت خواجہ ہم مسلمانوں کے آقا و مولیٰ ہیں بلکہ خواجاؤں کے خواجہ ہیں۔

اس تمہید کے بعد دیکھئے کہ عاشق رسول اور شیدائے آلِ رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی، خواجہ غریب نواز کے خصائلِ حمیدہ اور درجاتِ رفیعہ کو کس مؤدب پیرایے میں بیان کرتے ہیں۔

آپ ایک سوال کے جواب میں حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی شانِ دستگیری اور حضور خواجۂ خواجگان معین الدین حسن سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے فیوض و برکات اور شانِ غریب نوازی کو اپنی کتاب مستطاب ''فتاویٰ رضویہ'' میں بڑے جامع اور عمدہ الفاظ میں بیان کرتے ہیں، ملاحظہ ہو:

''حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور دستگیر ہیں اور حضرت سلطان الہند معین الحق والدین ضرور غریب نواز''۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد یازدہم، ص ۴۳، ناشر، رضا اکیڈمی ممبئی)

(نوٹ):۔ یہ اور اس کے علاوہ امام احمد رضا قدس سرہٗ کی کئی عبارتیں راقم السطور نے اپنی تالیف ''مقام غوث اعظم اور امام احمد رضا'' میں نقل کی ہیں، وہاں دیکھی جاسکتی ہیں۔



ہمیں یہاں عرض یہ کرنی ہے کہ امام احمد رضا، خواجہ غریب نواز کے ایسے عقیدت مند بلکہ عشق کی حد تک پہنچے ہوئے شیدائی ہیں کہ بہر تقدیر ان کا دفاع کرتے، ان کی قرار واقعی شان کو اجاگر کرتے اور ان پر کیے گئے کسی طرح کے اعتراض کا دندان شکن جواب بھی دیتے ہیں، مذکورہ بالا عبارت میں جہاں یہ واضح کیا کہ حضرت خواجہ ہندوستان کے بادشاہ، حق کی اعانت کرنے والے، دین کے مددگار اور غریب نواز ہیں، وہیں حضرت کا دفاع کرکے مخالفینِ خواجہ کا رد بھی کیا ہے۔

چشتی سلسلہ کے عظیم بزرگ اور حضرت خواجہ کے بالواسطہ مرید و خلیفہ مخدوم بہاری حضرت شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک عبارت کے حوالے سے کسی نے امام احمد رضا سے سوال کیا تو اس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے ایک مستقل رسالہ ''حجب العوار'' قلمبند کر دیا، جو آج بھی دستیاب اور دیدنی ہے۔

خواجہ غریب نواز کے خلیفۂ اول حضرت قطب الدین بختیار کاکی اور ان کے بالواسطہ خلیفہ حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا تذکرہ نہایت اچھوتے انداز میں امام احمد رضا قدس سرہٗ اپنی تصنیفات و ملفوظات میں کرتے نظر آتے ہیں بلکہ حضور نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ اور خود حضور خواجہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضری دینے اور عقیدت کا خراج

## آستانۂ غوثیہ پر حاضری کا ایک اور ثبوت

## کلام رضا میں ذکرِ خواجہ

[illegible]

[illegible]

## اجمیر مقدس میں شہزادۂ اکبر حجۃ الاسلام کی حاضری

اجمیر مقدس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے شہزادۂ اکبر حجۃ الاسلام مولانا مفتی حامد رضا قادری بریلوی کی حاضری ہوئی ہے جیسا کہ "تجلیات حجۃ الاسلام" کے ص ۱۱۳ پر ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی مرحوم نے اس کی تفصیل درج کی ہے۔

اعلیٰ حضرت کی طرح حضور حجۃ الاسلام اور حضور مفتی اعظم قدست اسرارہم کو بھی ان تینوں سلسلوں کی اجازتیں حاصل ہیں جس کا تذکرہ "الاجازات المتینہ" میں ہے اور یہ حضرات بھی اپنے خلفا کو ہر سلسلے کے ساتھ سلسلۂ چشتیہ میں بھی اجازتیں دیتے تھے۔ [illegible]

[illegible]

## شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم کی دربار غریب نواز میں حاضری

[illegible]

[illegible]



[illegible]

[illegible]

## وکالت نامۂ علماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ مولانا و سیدنا
محمد ن المصطفیٰ وعلی الہ وصحبہ اولی الصدق والصفا

[illegible]



[illegible]

وذلک علی اللہ بعزیز۔"

[illegible]

# دعوت انصاف

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

## تقریظ جلیل

# فہرست مضامین